بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۴ وفا ۱۳۴۶ ہش ۔ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۔ ۴ جولائی ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۴۵

حضرت امیر المومنین سفر یورپ کے لئے ۶ جولائی کو روانہ ہوں گے (انشاء اللہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سفرِ یورپ کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ ۶ جولائی ۱۹۶۷ء بروز جمعرات چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے روانہ ہوں گے۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور ہر لحاظ سے غیر معمولی طور پر بابرکت کرے اور حضور خیریت اور کامیابی کے ساتھ واپس تشریف لائیں (آمین)

(پرائیویٹ سیکرٹری)

اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا نجات کا ذریعہ اور تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے

تعلیم القرآن کلاس کی اصل اور بنیادی غرض یہی ہے کہ احباب کو معرفت الٰہی حاصل ہو

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

ربوہ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم جولائی کو صبح ساڑھے سات بجے مسجد مبارک میں اجتماعی دعا سے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح فرمانے کے بعد کلاس میں شریک جملہ احباب اور بہنوں سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کو تفصیل سے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا نجات کا ذریعہ اور تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے حضور نے فرمایا تعلیم القرآن کلاس کے اجرا کی غرض بھی یہی ہے کہ اس میں شرکت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو اور وہ اس نکتہ کو سمجھنے لگیں کہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ کریں اور وہ نتیجے نہ نکلیں جو صحیح معرفت کے نکلتے ہیں اس وقت تک ہم اللہ کا پیار حاصل نہیں کر سکتے۔ اور اپنے آپ کو شیطانی حملوں سے محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ حضور نے شرکت کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنا وقت ضائع نہ کریں بلکہ کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور ان ایام کو قرآنی علوم کی تحصیل کے ساتھ ساتھ تلاوت قرآن مجید، ذکر الٰہی اور دعاؤں میں بسر کریں۔

کلاس کے مختصر کوائف

امسال فضل عمر تعلیم القرآن کلاس میں (جو نظارت اصلاح و ارشاد کے شعبہ تربیت کے زیر اہتمام منعقد ہو رہی ہے) ربوہ سمیت اضلاع پشاور، بنوں، کوہاٹ، ڈیرہ اسمٰعیل خان، مردان، بہاولپور، بہاولنگر، راولپنڈی، کیمبل پور، جہلم، میانوالی، گجرات سیالکوٹ، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، لاہور سرگودہا، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان، ملتان، منٹگمری، لائلپور جھنگ، کراچی، حیدر آباد، تھرپارکر اور کوئٹہ دیہات وغیرہ کے ۲۹۲ احباب اور ۱۹۰ مستورات کل چار سو بیاسی طلباء اور طالبات شرکت کر رہے ہیں۔ ابھی بیرونجات سے احباب کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ توقع ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ تعداد میں ابھی اور اضافہ ہوگا۔ کلاس حسب سابق ایک ماہ جاری رہے گی۔

افتتاحی تقریب

مورخہ یکم جولائی کو جملہ طلباء و طالبات کے ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر مسجد مبارک میں جمع ہونے کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سات بجکر بیس منٹ پر قصر خلافت سے مسجد مبارک میں تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو پشاور کے مکرم نثار احمد صاحب نے کی بعد ازاں حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ پہلے میں دعا کراؤں گا سب احباب اس میں شامل ہوں اور دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس کلاس کے مقصد کو پورا کرنے والا ہو۔ تاکہ ہم سب اس مقصد کو حاصل کر سکیں۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی۔ جس میں جملہ طلباء، طالبات، اور افتتاحی تقریب میں شرکت کرنے والے دیگر کثیر التعداد احباب شریک ہوئے۔ اس طرح تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کے ساتھ عمل میں آیا۔

حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے احباب کو افتتاحی خطاب سے نوازا۔ جو قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور کے اس خطاب کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

وہ غرض جس کے لئے یہ کلاس جاری کی گئی ہے یہ ہے کہ ہم اس مقصد کو پہچانیں جس کی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۳ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ ربوہ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے یکم جولائی کو ساڑھے چھ بجے شام ممبران تعمیر کمیٹی کی معیت میں مسجد اقصیٰ کی تعمیر کا معائنہ فرمایا۔ اس موقعہ پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری تعمیر کمیٹی نے حضور کی خدمت میں اخراجات کی تفصیل پیش کی۔ حضور نے زیر تعمیر عمارت کا معائنہ فرمانے کے بعد متعلقہ افسران اور کارکنوں کو ضروری ہدایات سے نوازا۔ مسجد کی بنیادیں بھرنے کے بعد ستون قریباً مکمل ہو چکے ہیں۔ عنقریب گیلری کی تعمیر اور چھت ڈالنے کا کام شروع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

○ ربوہ ۳ جولائی۔ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب گزشتہ ہفتہ شدید گرمی کی وجہ سے بہت بیمار ہو گئے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب کی دعاؤں سے آپ کو پہلے کی نسبت بہت حد تک آرام ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

○ ربوہ ۳ جولائی۔ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ و سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن مجلس انصار اللہ کراچی کے سالانہ اجتماع میں شرکت کی غرض سے ۵ جولائی کو کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ فضل عمر فاؤنڈیشن کے بعض کاموں کے سلسلہ میں اجتماع کے بعد بھی وہاں چند روز قیام فرمائیں گے۔

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ جولائی ۱۹۶۷ء

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض لوگ جو کبھی کسی طرح علامہ اقبال کے آخری ایام ہی میں کبھی آپ سے کوئی راہ و رسم رکھتے تھے۔ آج آپ کی زندگی کے حالات کے ہمہ دان بنے ہوئے ہیں۔ لہٰذا اگر دوسرا کوئی بات ان کے خلاف مزاج علامہ مرحوم کی زندگی کے متعلق کہتا ہے۔ تو اپنی ہمہ دانی لے کر آگے آ جاتے ہیں۔ اور دوسروں کی روایت کی بزعم خود تردید بے سوچے سمجھے کرنے لگتے ہیں۔ ہم نے الفضل کی اشاعت ۲۴/۶/۶۷ کے افتتاحیہ میں جناب عبدالمجید صاحب سالک مرحوم کی ایک کتاب "ذکر اقبال" کا حوالہ نقل کیا تھا۔ اس پر ملک کے بزعم خود سب سے بڑے صحافی م۔ش صاحب بغیر وجہ کے طیش میں آ گئے ہیں اور سالک مرحوم کو ناحق صلواتیں سنانے پر اتر آئے ہیں۔ چنانچہ اپنی ڈائری میں جو نوائے وقت ۲۷/۶ میں شائع ہوئی ہے آپ لکھتے ہیں:

"کیا علامہ اقبال نے اپنی ایک بیوی کو طلاق دینے کے بعد قادیان کے خلیفہ مولوی حکیم نور الدین کے فتوے کے تحت ان سے رجوع کیا تھا۔ مولانا عبدالمجید سالک مرحوم نے سنی سنائی باتوں پر اعتماد کرتے ہوئے علامہ اقبال کی زندگی سے متعلق اپنی کتاب میں جو اناپ شناپ لکھا تھا اس کی صدائے بازگشت ربوہ کے الفضل کے کالموں میں بھی گونجنے لگی۔ الفضل نے اپنی تازہ اشاعت میں مولانا سالک کی کتاب "ذکر اقبال" سے ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ علامہ اقبال نے ۱۹۳۵ء میں "احمدی ازم" اور "قادیانیت" پر جو موقف اختیار کیا تھا۔ اس کی بنیاد ذاتیات پر تھی۔ حالانکہ اس سے پہلے ان کا طرز عمل تو یہ تھا کہ وہ نکاح اور طلاق کے معاملات میں بھی قادیان کے خلیفہ صاحب سے استفتاء کے لئے رجوع کیا کرتے تھے۔ میرا مقصد اس وقت احمدی ازم اور قادیانیت کے متعلق علامہ اقبال کے خیالات پر تبصرہ کرنا نہیں اور نہ ہی الفضل کے مخصوص طرز استدلال کو ہدف تنقید بنانا ہے بلکہ موضوع صرف یہ ہے کہ آیا حضرت علامہ نے اپنی بیوی کو کبھی طلاق دی تھی یا نہیں؟ (نوائے وقت ۲۷ جون ۱۹۶۷ء ص۲)

جناب عبدالمجید صاحب سالک مرحوم کے حوالہ میں کہیں نہیں ہے کہ علامہ مرحوم نے طلاق دی تھی۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

"انہیں شبہ تھا کہ وہ چونکہ طلاق دینے کا ارادہ کر چکے تھے۔ اس لئے مبادا شرعاً طلاق ہی ہو چکی ہو۔ انہوں نے مرزا جلال الدین (بیرسٹر) کو مولوی حکیم نور الدین کے پاس قادیان بھیجا۔ کہ مسئلہ پوچھ آؤ۔ مولوی صاحب نے کہا شرعاً طلاق نہیں ہوئی۔ لیکن اگر آپ کے دل میں کوئی شبہ اور وسوسہ ہو تو دوبارہ نکاح کر لیجئے۔ چنانچہ ایک مولوی صاحب کو طلب کر کے علامہ کا نکاح اسی خاتون سے دوبارہ پڑھوایا گیا۔" (ذکر اقبال ص۷)

پڑھئے اور بتلائیے کہ اس میں کہاں ہے کہ علامہ مرحوم نے طلاق دے دی تھی

م۔ش نے خود ہی فرض کر کے کہ گویا انہوں نے کہا ہے۔ طلاق دے دی تھی۔ شور مچا دیا اور ناحق سالک صاحب کو نشانہ سب و شتم بنانا شروع کر دیا ہے۔ کیا م۔ش صاحب اپنے اس کردار پر شرمندہ ہوں گے؟ علامہ مرحوم کی شادیوں کا ذکر کر کے آخر م۔ش صاحب فرماتے ہیں۔

"مندرجہ بالا تصریحات سے یہ صاف ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت علامہ نے اپنی کسی بیوی کو بھی والدہ آفتاب سمیت کبھی طلاق نہ دی تھی۔ اس لئے کسی سے فتوے لے کر رجوع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اگر کسی کو علامہ کے خلاف کسی بنا پر جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے ہی ہوں تو سنی سنائی اور اناپ شناپ باتوں کا سہارا لئے بغیر کوئی ایسی بات پیش کرنی چاہیئے جس کی وہ سند اور شہادت پیش کر سکتے ہوں۔ اس طرح سے چاند پر تھوکنے سے کیا ہوتا ہے۔" (نوائے وقت ۲۷ جون ص۲)

م۔ش صاحب نے محترمہ زیر بحث کے خط کا حوالہ دیا ہے۔ اگر یہ خط م۔ش صاحب کی دسترس میں ہو۔ تو کیا وہ چربہ نوائے وقت میں شائع کریں گے۔ ورنہ اگر انہوں نے بھی سنی سنائی بات کو حقیقت سمجھا ہے۔ تو وہ خود ہی اس جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جس کا بے جا الزام وہ مرحوم سالک صاحب پر لگا کر ان کو گالی گلوچ کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ سالک صاحب کی روایت کے مطابق نکاح ہو چکا تھا۔ م۔ش صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح نہیں ہوا تھا۔ کس کا بیان درست ہے اس کا فیصلہ اصل خط کے چربہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ تاہم سالک صاحب نے یہ نہیں کہا کہ طلاق دی گئی تھی۔ م۔ش صاحب کو ناحق غصہ آ گیا ہے۔

مزید آنکہ سالک صاحب کی کتاب کا حوالہ نقل کرنے سے ہماری غرض صرف یہ دکھانا تھی کہ علامہ اقبال مرحوم احمدیت سے قریب کا تعلق رکھتے تھے۔ اور اس تحریک کے بڑے مداح تھے۔ ہم نے اس کے متعلق اپنے مضمون میں دو مزید تحریری حوالے دیئے ہیں۔ جن سے م۔ش صاحب انکار نہیں کر سکتے۔ راقم الحروف جو سیالکوٹ کا رہنے والا ہے۔ اور علامہ اقبال کے استاد سید میر حسن شاہ صاحب سے چھٹی جماعت سے لے کر بی۔اے تک اردو فارسی اور عربی پڑھتا رہا ہے۔ علامہ اقبال کی زندگی کے متعلق م۔ش صاحب سے بہت زیادہ علم رکھتا ہے۔

علامہ اقبال مرحوم کے بڑے بھائی جناب عطا محمد صاحب ریٹائرڈ اوورسیئر نے جن سے علامہ اقبال کو بے حد محبت تھی راقم الحروف سے بیان کیا کہ علامہ مرحوم مرزا صاحب کا بڑا احترام کرتے تھے۔ یہ تو آخری عمر میں ان کو گمراہ کیا گیا تھا۔ خود راقم الحروف کے سامنے علامہ اقبال نے شاہ صاحب موصوف کے مکان پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی منظوم کلام کی بے حد تعریف کی تھی۔ خود شاہ صاحب استاذ علامہ مرحوم کی شہادت ملاحظہ ہو۔

"حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو اس عاصی پر معاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے۔ عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ رہا کرتے تھے۔ کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے۔ بیٹھ کر کھڑے ہو کر ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے۔ اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حسب عادت زمانہ صاحب حاجات جیسے اہلکاروں کے پاس جاتے ہیں۔ ان کی خدمت میں بھی آیا کرتے تھے۔ اس عمرا مالک مکان کے بڑے بھائی فضل دین نام کو جو فی الجملہ محلہ میں موقر تھا آپ بلا کر فرماتے۔ میاں فضل دین ان لوگوں کو سمجھا دو کہ یہاں نہ آیا کریں۔ نہ اپنا وقت ضائع کریں اور نہ میرے وقت کو برباد کریں۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں حاکم نہیں ہوں۔ جتنا کام میرے متعلق ہوتا ہے۔ میں کچہری میں ہی کر آتا ہوں۔ فضل دین ان لوگوں کو سمجھا کر نکال دیتے۔" (حیات طیبہ ص۳۳)

ہم نے صرف تھوڑا سا حصہ نمونۃً نقل کیا ہے۔ شہادت نہایت طویل ہے اور حیات طیبہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔ علامہ مرحوم انہی شاہ صاحب کے شاگرد تھے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ علامہ کے مرزا صاحب علیہ السلام کے متعلق کیا خیالات ہو سکتے تھے۔ شاہ صاحب نہایت سلجھے ہوئے انسان تھے اور سر سید کے مداحین میں سے تھے۔ علامہ مرحوم بھی اسی محلہ میں رہتے تھے۔ جس میں شاہ صاحب رہتے تھے۔ اور جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے زمانہ ملازمت میں قیام پذیر ہوئے تھے۔ ایف۔اے تک علامہ مرحوم سیالکوٹ مشن سکول اور کالج میں تعلیم پاتے رہے ہیں اور شاہ صاحب اسی سکول اور کالج میں ریٹائر ہونے تک پڑھاتے رہے تھے۔

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے اور اسلام سے دور لوگوں کو اسلام کے قریب لا رہی ہے۔ دوسرے لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں سے روشناس کرائیے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

نماز کی فضیلت ــــ احادیثِ نبویہ کی روشنی میں

(مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب مربی سلسلہ)

(۳)

فجر و عصر کی نمازوں کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

بردین دو ٹھنڈی نمازوں سے مُراد صبح اور عصر کی نماز ہے جیسا اس حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

عَنْ زُھَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَنْ یَلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰی قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا یَعْنِی الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔

(رواہ مسلم)

زہیر عمارہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص کبھی آگ میں داخل نہ ہو گا جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل اور سورج غروب ہونے سے قبل یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھی۔

وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فَھُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ فَانْظُرْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَا یَطْلُبَنَّکُمُ اللّٰہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ۔

(مسلم)

حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں ہے۔ اے ابن آدم! دیکھ! کہ اللہ تعالے اپنے ذمہ کی بابت تجھ سے کچھ مطالبہ نہ کرے۔

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلَائِکَۃٌ بِاللَّیْلِ وَمَلَائِکَۃٌ بِالنَّھَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْاَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ رات کے فرشتے اور کچھ دن کے فرشتے ایک دوسرے کے بعد باری باری تم میں آتے رہتے ہیں اور فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے رہتے ہیں۔ پھر جن فرشتوں نے تم میں رات گزاری تھی اوپر چڑھ جاتے ہیں اللہ تعالےٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ انسان کا حال خوب جانتا ہے کہ تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ آئے وہ کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے کی حالت میں اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑھتے تھے۔

وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا فَافْعَلُوْا۔

(متفق علیہ)

حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف نظر کی تو فرمایا کہ تم اللہ کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اس کے دیکھنے میں کوئی مزاحمت نہیں پس اگر تم کو طاقت ہو کہ سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے قبل کی نمازوں میں مغلوب نہ ہو تو کرو یعنی فجر اور عصر کی نمازیں کوشش سے پڑھو اور مغلوب نہ ہو۔

وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُہٗ۔ (بخاری)

حضرت بُریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عصر چھوڑی اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔

نماز باجماعت کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز باجماعت اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَمْ یَخْطُ خُطْوَۃً اِلَّا رُفِعَتْ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃٌ وَحُطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃٌ فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ مَا لَمْ یُحْدِثْ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَلَا یَزَالُ فِیْ صَلٰوۃٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اچھا وضو کرے پھر محض نماز ہی کے ارادہ سے مسجد کی طرف نکلے تو وہ جو قدم رکھتا ہے اس پر اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ اس کا مٹا دیتا ہے۔ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس پر اس وقت تک جب تک وہ نماز کی جگہ پر ہو درود بھیجتے ہیں جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے فرشتے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اسے بخش دے اور اس پر رحم کر دے اور جب تک وہ نماز باجماعت کا انتظار کرے گا اتنی دیر نماز ہی میں شمار کیا جائے گا۔

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰی فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُرَخِّصَ لَہٗ فَیُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِہٖ فَرَخَّصَ لَہٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاہُ فَقَالَ لَہٗ ھَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا آیا اور کہا یا رسول اللہ! میرے پاس کوئی چلانے والا نہیں جو مجھے سہارا دے کر مسجد میں لایا کرے۔ کیا مجھے اجازت ہے کہ میں گھر پر نماز ادا کر لیا کروں آپؐ نے اُسے اجازت دے دی جب وہ واپس ہوا تو آپؐ نے آواز دے کر اُسے بلایا اور فرمایا کہ کیا تو اذان کی آواز سن لیتا ہے۔ اُس نے کہا ہاں! فرمایا پھر نماز باجماعت کے لئے مسجد میں حاضر ہو جایا کر۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْتَطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَھَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں لکڑیاں لانے کا حکم دوں پھر میں حکم دوں کہ نماز کے لئے اذان کہی جائے پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے تو میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز باجماعت میں حاضر نہیں ہوتے تو ان کے گھروں کو جلا دوں۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ۔

(مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ وہ قیامت کے دن پورا مسلمان ہو کر خدا سے ملے تو اُسے چاہیئے کہ پانچ نمازوں کی حفاظت کرے۔ جہاں ان کی اذان دی جاتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر کئے ہیں اور پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنا ہدایت کے طریقوں میں سے ہے۔ اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے جیسا یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو بے شک تم نے اپنے نبی کی سنت ترک کر دی اور اگر تم اپنے نبی کی سنت ترک کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور بے شک میں نے اپنے تئیں اور صحابہ کو اس حالت سے دیکھا ہے کہ ان نمازوں سے بجز اس منافق کے جس کا نفاق معلوم تھا کوئی پیچھے نہیں رہتا تھا اور مجھے قسم ہے کہ بعض آدمی جو بسبب کمزوری یا بیماری کے مسجد میں خود چل کر نہیں آسکتے تھے انہیں دونوں طرف دو آدمی پر تکیہ لگا کے مسجد میں لایا جاتا تھا اور صف کے اندر کھڑے ہو جاتے تھے۔

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةَ

(ابوداؤد)

حضرت ابی الدرداء سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ تین آدمی کسی گاؤں یا جنگل میں ہوں اور ان میں نماز باجماعت نہ پڑھی جاتی ہو تو ان پر شیطان غالب ہو جاتا ہے۔ پس تم جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ ریوڑ سے دُور رہنے والی بکری کو بھیڑیا کھا جایا کرتا ہے۔

فجر و عشاء کی نمازوں کی فضیلت

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ۔

(مسلم)

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اسے نصف رات جاگ کر عبادت کرنے کا ثواب ملے گا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت پڑھی اُسے ساری رات جاگ کر عبادت کرنے کا ثواب ملے گا۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقین پر فجر و عشاء کی نماز سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں ہے اور اگر وہ جانیں کہ ان نمازوں میں آنے کا کتنا ثواب ہے تو وہ ضرور آئیں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل چل کر کیوں نہ آنا پڑے۔

وَعَنْ شَقِيْقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرًا غَيْرَ الصَّلٰوةِ۔

(ترمذی کتاب الایمان)

شقیق بن عبد اللہ تابعی سے روایت ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اعمال میں سے سوائے نماز کے کسی عمل کے ترک کو کفر نہ جانتے تھے یعنی ترک نماز کو کفر جانتے تھے نہ باقی اعمال کو۔

ان آیات و احادیث سے نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے سلسلے میں راولپنڈی ہری پور و ملحقہ جماعتوں کا دورہ

وعدوں میں دس ہزار روپیہ کا اضافہ

گزشتہ سے پیوستہ ہفتہ خاکسار کو راولپنڈی اور بعض قریبی جماعتوں کا دورہ کرنے کا موقع ملا۔ اس دوران راولپنڈی میں محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت اور محترم چوہدری بشیر احمد صاحب آف ڈرن موٹرز اور مکرم شیخ عبد اللطیف صاحب راولپنڈی کے مختلف حلقوں میں خاکسار کے ساتھ دوستوں سے ملے اور وصولی اور وعدوں میں اضافہ اور نئے وعدہ جات کے حصول میں خاص تعاون فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح ہری پور جہاں کا پہلا وعدہ صرف یک صد روپیہ کا تھا محترم چوہدری احمد جان صاحب، محترم میجر سید مقبول صاحب اور محترم ڈاکٹر مہر محمد شاہ صاحب خاکسار کے ساتھ ہری پور بطور وفد پہنچے۔ یہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص نوجوانوں کی جماعت ہے جن میں سے ہر ایک سلسلہ اور اسلام کی خدمت کے لئے کمربستہ ہے۔ مغرب و عشاء کی نماز کے بعد خاکسار نے عزیز بھائیوں سے تحریک کی۔ الحمد للہ کہ یہاں کا وعدہ ساڑھے چھ ہزار روپیہ کے قریب ہوا اور عزیز مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کو فضل عمر فاؤنڈیشن کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ مکرم ملک لعل خاں صاحب اور دوسرے جملہ دوستوں نے بہت اخلاص سے وعدے پیش کئے۔ اضافے بھی کئے۔ اپنے وعدہ جات کا ایک حصہ یعنی آٹھ صد روپیہ ان بھائیوں نے نقد بھی ادا کر دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اگلے دن خاکسار اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب چند گھنٹوں کے لئے گھوڑا گلی لارنس کالج گئے وہاں بھی پہلی مرتبہ سات صد روپے کا وعدہ فاؤنڈیشن کے لئے حاصل کیا گیا۔

راولپنڈی اور ان جماعتوں سے دس ہزار کے نئے وعدے اور اضافے ہوئے اور وصولی پنڈی کے بعض حلقوں میں ہوئی جس میں بالخصوص وفد کے دوستوں نے خاص امداد فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

رکنیت فارم خدام الاحمدیہ پر دستخط

بہت سی مجالس کی طرف سے ایسے رکنیت فارم مرکز میں موصول ہو رہے ہیں جن پر نہ تو فارم پُر کرنے والے خادم کے دستخط (یا نشان انگوٹھا) موجود ہوتے ہیں اور نہ ہی قائد مجلس کے دستخط ہوتے ہیں نتیجۃً مرکز کو فارم مجالس کو تکمیل کے لئے واپس بھجوانے پڑتے ہیں۔ مجالس سے التماس ہے کہ رکنیت فارم مرکز میں بھجوانے سے قبل اچھی طرح سے چیک کر لیا کریں کہ فارم ہر لحاظ سے مکمل ہیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قسط ۲

والد محترم حضرت خدا بخش صاحب المعروف مومن جی رضی اللہ عنہ

مکرم عبدالوہاب خان صاحب ایم۔اے۔۔

عاجزی اور انکساری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ الفقر فخری یعنی فقیرانہ حالت میں رہنا میرا فخر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کی عملی تصویر تھے۔ بناوٹ تصنع اور ریاء سے کوسوں دُور تھے کبھی یہ بھی پسند نہ فرمایا کرتے تھے کہ اخبار میں میرا نام بھی آ جائے۔ اپنی شہرت بالکل نہ چاہتے تھے۔ بلکہ ایسے لوگوں کے متعلق ناراضگی کا اظہار فرماتے تھے۔ اس قدر انکساری اور فروتنی تھی کہ مجھے یاد ہے میں نے دو سال قبل جلسہ سالانہ کے موقع پر ابا جی سے کہا کہ ابا جی جب صحابہؓ کو سٹیج کا ٹکٹ دیا جاتا۔ تو آپ کیوں نہیں لیتے۔ فرمانے لگے بیٹا! مجھے ان سٹیجوں کی ضرورت نہیں دعا کرو خدا تعالیٰ مجھے اپنے سٹیج پر جگہ دے۔" اگر کسی معاملہ میں ناراضگی کا اظہار کیا کرتے یا سخت الفاظ منہ سے نکالتے تو تھوڑی ہی دیر بعد بار بار استغفار کرتے اور نہ صرف اپنے ربّ سے معافی مانگتے بلکہ جس پر ناراضگی کا اظہار کیا ہوتا باوجود اس کی غلطی کے اُس سے بھی فوراً معافی مانگ لیتے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات بیٹوں سے معافی کے لئے کہتے حالانکہ قصور ہمارا ہوتا۔ لباس و طعام کے بارے میں اس قدر سادہ تھے کہ جو مل گیا۔ پہن لیا جو میسر آ گیا کھا لیا۔

فقیروں اور غریبوں سے محبت

فقیروں غریبوں اور نچلے درجہ کے لوگوں سے میل ملاپ اور محبت بہت تھی۔ پچھلے چند ماہ تک اپنی قیامگاہ دارالرحمت کے کوارٹرز سے حجامت بنوانے کے لئے قریباً ایک میل دُور غلہ منڈی جایا کرتے تھے میں نے ایک دو دفعہ ابا جی رضی اللہ عنہ کو روکا کہ اتنی دور نہ جایا کریں مجھے اصل سبب کا علم نہ تھا آخر جب میں نے بہت اصرار کیا تو فرمانے لگے۔ "بچے وہ حجام بے چارہ بہت غریب ہے میں اس لئے اسکے پاس جاتا ہوں کہ اس کی دلداری ہو جائے۔" بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ کوئی چیز بلا ضرورت خرید کر لے آئے۔ ہم سمجھتے ابا جی اسکی تو ضرورت نہ تھی اور چیز بھی ردی ہے تو فرماتے "وہ بے چارہ بڑا غریب تھا اس کے پاس یہ چیز پڑی تھی کوئی خریدتا نہیں تھا مجھے رحم آیا میں نے خرید لی" اکثر غرباء کے پاس خود جا کر اپنی استطاعت کے مطابق رقم یا کوئی اور چیز دے آتے۔ فقیروں کے متعلق اس بات کا خاص خیال کرتے کہ صحیح اور مستحق لوگوں کو خیرات پہنچے اور ایسے لوگوں کو خیرات کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے جو مالی حیثیت سے بہتر ہوں۔

بچوں پر رحم اور شفقت

بچوں سے انتہائی محبت اور پیار رکھا کرتے تھے جو ہم جیب خرچ دیتے قریباً سارا ہی بچوں کی خدمت میں صرف ہوتا اُن کے لئے مٹھائی لے آتے اور سب کو بانٹ دیتے۔ بعض دفعہ انگلی پکڑ کر بچوں کو بازار لے جاتے راستہ میں ان کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے

لین دین اور معاملہ میں صفائی

بہت کم قرض لیا کرتے تھے۔ اگر لیتے تو بہت فکر کے ساتھ جلد سے جلد لوٹاتے اور قرض لینے سے ہمیشہ والدہ محترمہ کو اور ہمیں روکا کرتے تھے۔ لین دین میں صفائی تھی۔ کسی سے کبھی لین دین میں تکرار نہیں ہوا۔ مجھے اپنی ہوش میں یاد نہیں پڑتا کہ ابا جی نے کسی سے کبھی جھگڑا کیا ہو یا کسی سے سخت کلامی سے پیش آئے ہوں اکثر فرمایا کرتے تھے "میں نے اپنی ہوش میں آج تک کسی پر زیادتی نہیں کی کسی پر کوئی ظلم نہیں کیا۔ مگر جس کسی نے بھی مجھ پر پہل ظلم اور زیادتی کی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے اسکو اس کی سزا ضرور دی۔"

محنت و مشقت کی عادت

آخری عمر تک محنت و مشقت کے عادی رہے۔ میلوں تک پیدل سفر کر لیتے بوجھ اٹھا لیتے ہاتھ سے کام کرنے میں کوئی عار نہ سمجھتے تھے۔ ہمت اس قدر کہ انتہائی بڑھاپے میں بھی بعض مواقع پر جب ہم ابھی کسی کام کے متعلق سوچ رہے ہوتے فوراً اس کام میں ہاتھ ڈال دیتے اور فرماتے تم بیٹھے رہو میں خود ہی یہ کام کر لوں گا۔ اکثر لوگوں کے گھر جا کر ان کے کام کر آتے۔

آخر عمر تک خدا تعالیٰ کے فضل سے نماز تہجد تک حتی الوسع باقاعدگی سے ادا فرماتے رہے میں اس کتاب کا عینی گواہ ہوں کہ بعض اوقات رات کو دو یا تین بجے میری آنکھ اچانک کھلتی تو میں ابا جی رضی اللہ عنہ کی دردناک اور کربناک گریہ وزاری کو سنتا فرمایا کرتے تھے بعض اوقات نماز تہجد میں قرآن کریم کا کافی لمبا دور مکمل کرتا ہوں بعض اوقات تہجد کے قیام میں بیس بیس تیس تیس دفعہ الحمد للہ الحمد للہ کہتے فرمایا کرتے تھے ہر دفعہ جب الحمد للہ کہتا ہوں تو خدا کی نعمتیں اور اس کے فضل آنکھوں کے سامنے آ جاتے ہیں تب بے اختیار پھر الحمد للہ نکلتا ہے پھر اور نعمتیں اور فضل آنکھوں کے سامنے آ جاتے ہیں وعلیٰ ہذا القیاس یہ سلسلہ دیر تک جاری رہتا ہے۔ رمضان المبارک کے روزے باقاعدہ رکھا کرتے تھے اس سال بھی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے سارے روزے پورے رکھے اور نماز تہجد باقاعدگی سے مسجد مبارک میں جا کر ادا فرماتے رہے۔ دعائیں کثرت سے فرمایا کرتے تھے آتے جاتے ہمیں دعائیں دیتے رہتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور حضرت مسیح موعودؑ سے عشق

میں نے بار ہا آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار پڑھتے وقت روتے ہوئے پایا۔ میں پچھلے دنوں عیدالاضحی کے موقعہ پر لاہور سے گھر آیا ان دنوں ابا جی رضی اللہ عنہ درثمین فارسی کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ میں جب ایک موقعہ پر آپ کے پاس پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہ رو رہے تھے مجھے فرمانے لگے میں جب حضرت مسیح موعودؑ کے ان اشعار کو پڑھتا ہوں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال تعریف کی گئی ہے تو میں بے اختیار ہو جاتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ یہ غیر احمدی کیسے بدنصیب کتنے محروم اور کس قدر ناقدرے ہیں جنہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے سچے اور حقیقی عاشق کو نہیں پہچانا

قرآن خوانی اور حفظ کا شوق

بچپن میں آپ رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کا کچھ حصہ حفظ کیا تھا۔ مگر آخری عمر میں وہ یاد نہیں رہا تھا۔ جب اپنی ملازمتوں سے فارغ ہوئے تو بڑی خواہش تھی کہ قرآن کریم حفظ کر لیں چنانچہ مجھے کہا کرتے تھے کہ اگر ایک سال مجھے فارغ البالی کامل جائے اور اچھی خوراک ملتی رہے تو میں خدا تعالیٰ کے فضل سے سارا قرآن کریم حفظ کر لوں۔ گھر کے جھمیلوں میں ایسا تو نہ ہو سکا تاہم اپنے اس قلبی شوق کے نتیجہ میں صرف پچھلے دو تین سال میں آپ نے قرآن کریم کی آخری منزل۔۔۔۔۔۔ حفظ کر لی۔ چند سال قبل مجھے ابا جی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اکثر قرآن کریم کا دَور کرنے کا موقعہ ملا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ بعض مقامات کی نہایت لطیف تفسیر بیان کیا کرتے تھے

تربیت اولاد کا ایک عجیب واقعہ

آج سے قریباً سات آٹھ برس پہلے کی بات ہے ایک دفعہ گھر کے کسی عزیز سے ناراض ہو کر میرے منہ سے کچھ بددعا کے الفاظ نکل گئے۔ ابا جی مجھے اپنے ساتھ مسجد میں لے آئے اور وہاں بیٹھا کر سمجھانا شروع کیا کہ بچے بددعا کا کلمہ نہ کہا کرو۔ گو دوسرے نے زیادتی کی ہو۔ میں نے جواب میں کہا میں اس وقت بچہ تھا کہ قرآن کریم میں حضرت نوحؑ کی بددعا نہیں آتی؟ آپ نے فوراً فرمایا "بیٹے تم نوحؑ کی امت میں سے ہو یا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے۔ جنہوں نے اپنے بڑے سے بڑے دشمنوں اور اذیت پہنچانے والوں کو معاف کر دیا تھا۔" میں اس برجستہ جواب سے ششدر رہ گیا۔ یہ نرالا انداز اور یہ ذود فہمی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کی برکت سے تھی اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی روح پر اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین کے پاس آپ کو جگہ دے اور اللہ تعالیٰ اس بابرکت وجود کے جانے سے جو نقصان ہم کو پہنچا ہے اس کی تلافی فرمائے اور اپنے بزرگ باپ کی نیکیوں کا صحیح معنوں میں وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ارحم الراحمین

نائب معتمد کی ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں: نائب معتمد کی آسامی پُر کرنے کے لئے ایک بی اے پاس امیدوار جو کم از کم انٹرنس پاس یا دس سال ملازمت کا تجربہ ہو کی ضرورت ہے اس آسامی کا گریڈ (۵۱۱-۵-۱۳۶-۲۰۰-۸/E.B/۱۶۰-۱۰/E.B/۲۰۰-۲۶۰)

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بمعہ جملہ کوائف اپنے حلقہ کے صدر کی تصدیق کے ہمراہ مورخہ ۲۵ جون تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے سیرت النبیؐ

ہڈرزفیلڈ انگلستان

۲۱/۶/۶۷ کو بوقت ۸ بجے شام مسجد احمدیہ ہڈرزفیلڈ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مکرمی منشی امیر بٹ صاحب کے علاوہ دیگر احباب جماعت نے نہایت ہی واضح طور پر سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں خاکسار نے اس بات پر زور دیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے چودہ سو سال سے آپ کی امت کے پیرو آپ کے نقش قدم پر چل کر اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے چلے آئے ہیں اور اس زمانہ میں بھی آپ کی پیروی سے حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوا۔ قابل ذکر یہ بات ہے کہ یہاں کے ماحول کے مطابق شام کو دوستوں کا اکٹھا ہونا سوائے اتوار کے نہایت مشکل ہوتا ہے مگر عشق رسول کے دیوانے جلسہ کی غرض سے ایک دو گھنٹے پہلے ہی فیکٹریوں سے کام چھوڑ کر چلے آئے اور جلسہ ۱۰ بجے تک جاری رہا۔ خدام و اطفال نے نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں۔ پرسوز دعاؤں کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

بنی سرروڈ

۱۲ جون ۱۹۶۷ء کو سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ زیر صدارت مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب شروع کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم چوہدری علی احمد صاحب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ ان کے بعد خاکسار نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرۃ میں سے آپ کے چند پاکیزہ اخلاق بیان کئے اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے تعلق باللہ کی چند مثالیں پیش کر کے آپ کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔

مکرم عبدالسلام صاحب جامعہ احمدیہ (درجہ ثالثہ) نے نہایت ہی دلنشین پیرایہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ بیان کرتے ہوئے دوسرے انبیاء پر آپ کی افضلیت ثابت کی۔

مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب صحابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اخلاق کی چند مثالیں بیان کر کے دوستوں کو توجہ دلائی کہ وہ بھی اپنی زندگیوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کریں۔ دعا کے بعد دس بجے رات جلسہ برخاست ہوا۔

(عبدالواحد معلم)

بتول

مورخہ ۱۲ جون صبح آٹھ بجے مسجد احمدیہ بتول میں زیر صدارت جناب مشتاق احمد صاحب ظہیر سیرۃ النبیؐ کا جلسہ ہوا۔ خاکسار نے تلاوت کی اور شیخ عبدالحلیم صاحب کوثر نے درثمین سے نظم پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے سیرت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی۔ آخر میں جناب صدر صاحب نے تقریر کی اور مکرم نوابزادہ محمد امین خان صاحب نے دعا کرائی۔

(سیکرٹری جماعت احمدیہ)

چک $\frac{5-11}{1-R}$ محمود آباد

۲۱/۶/۶۷ کو جلسہ سیرۃ النبی صلعم زیر صدارت چوہدری علی محمد صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مولوی سراج الدین صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق مضمون پڑھ کر سنایا۔ آپ کے بعد خاکسار محمود احمد معلم وقف جدید نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر ہمارا رسول پڑھ کر سنائی۔ اختتامی تقریر چوہدری علی محمد صاحب پریذیڈنٹ نے "ہمارا آقا" میں سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار محمود احمد

معلم وقف جدید $\frac{108}{10-R}$ محمود آباد

نارتھ وزیرستان میرانشاہ

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ ۱۲ جون ۱۹۶۷ء بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد صوفی غلام محمد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جلسہ اسلام کی ترقی احمدیت کے غلبہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ اور عمر درازی کی دعا پر ختم ہوا۔

بشیر احمد خان

نارتھ وزیرستان میرانشاہ

حصہ آمد کے موصی احباب

فارم اصل آمد پر کر کے جلد واپس فرمائیں

۱۔ حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ۰۰۰۰ ان کی گذشتہ سال یکم مئی ۱۹۶۶ء لغائت ۳۰ اپریل ۱۹۶۷ء کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا رہے ہیں۔ جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہوں اور انہوں نے ابھی تک پر کر کے واپس نہ کئے ہوں مہربانی کر کے وہ جلد پر کر کے واپس فرمائیں۔ جن احباب کو فارم نہ ملے ہوں وہ فوری طور پر مطلع فرمائیں تاکہ ان کی خدمت میں فارم بھیجے جا سکیں اور دیگر متعلقہ جات سے بھی اطلاع دیں۔

۲۔ یہ امر کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کے پر کر کے واپس کرنے پر ہے۔ احباب ان فارموں کے پر کر کے واپس کرنے میں جس قدر جلدی کریں گے اسی قدر جلدی سالانہ حسابات ان کی خدمت میں بھجوائے جائیں گے

۳۔ جن احباب کی طرف سے پندرہ دن تک فارم پر ہو کر نہیں آئیں گے۔ ان کی خدمت میں فارم اصل آمد دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوائے جائیں گے ـــــ جو بلا ضرورت زائد خرچ ہے۔ اس لئے حصہ آمد کے ہر موصی کو چاہیئے کہ جونہی فارم اصل آمد پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں پہنچے۔ اسے جلد سے جلد پر کر کے واپس فرمائیں۔ تاکہ دوبارہ رجسٹری پر خرچ نہ کرنا پڑے۔

۴۔ یہ امر بھی مدنظر رہے کہ فارم پر نہ ہونے یا صحیح آمد نہ بتلانے پر مجلس کارپرداز کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی موصی کی وصیت صرف اس وجہ سے بقایادار گردان کر منسوخ کر دے۔ لہذا حصہ آمد کے تمام موصی اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ دیں تاکہ فارم اصل آمد جلد پر کر کے واپس ارسال فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

مجاہدین دفتر دوم اپنے وعدوں کا محاسبہ کریں

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ایک پاکیزہ خواہش کو پورا کرنا انکا فرض ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یاددہانی

الفضل کی ایک سابقہ اشاعت میں دفتر اول اور دفتر دوم کے مجاہدین کی قربانیوں کا موازنہ کر کے دکھایا گیا ہے۔ جس سے دفتر دوم کے مجاہدوں کو اصلاح احوال کے لئے کوئی موثر قدم اٹھانا چاہیئے۔ میرے نزدیک اگر دفتر دوم کے مجاہدین صرف ایک نکتہ کی طرف ہی اپنی توجہ مرکوز کر لیں تو دفتر دوم میں غیر معمولی ترقی رونما ہو سکتی ہے۔ اس نکتہ کی یاددہانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء میں یوں فرمائی ہے فرمایا

"ہم نے غور کیا ہے اور سوچا ہے کہ تھوڑی سی مزید ہمت اور توجہ سے اس دفتر کے مجاہدین اپنے چندوں کو پانچ لاکھ تک پہنچا سکتے ہیں مثلاً حضور (حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ) کی خواہش تھی کہ تحریک جدید میں ماہوار آمد کا ۱/۵ دیا جائے۔ اگر دفتر دوم کے مجاہد حضورؓ کی اس خواہش کو پورا کریں تو ہمارا اندازہ ہے کہ رقم پانچ لاکھ تک پہنچ جائیگی"

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے اس یاددہانی کے نتیجہ میں مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ دفتر دوم کے ہر مجاہد کی ماہوار آمد اور وعدہ تحریک جدید کا موازنہ کریں اور اگر کوئی صاحب اس شرح سے کم وعدہ پیش کر چکے ہوں تو انہیں مشفقانہ تلقین سے صحیح معیار پر لائیں۔ اس غرض کے لئے اگر انہیں جماعت کے عہدیداران بزرگ اور نیک نمونہ رکھنے والے دوستوں کا تعاون کرنے کی ضرورت پڑے تو ایک منظم پروگرام کے ماتحت ایسی جملہ مساعی عمل میں لائی جائیں۔ خدام کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی اس پاکیزہ خواہش کو پورا کرنا ان کا فرض اولین ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر بذریعہ تحریر مع وجوہ اعتراض مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۸۱۴ :۔ میں عطا محمد ولد عبد الغنی صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ مزدوری عمر ۷۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ر فروری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

(۱) نہری زمین تین گھماؤں جو بہاں ترگڑی میں ہی واقع ہے جس کی موجودہ قیمت بازاری مبلغ ۱۸/ سو روپیہ فی گھماؤں ہے۔ کل قیمت بحساب مبلغ -/۱۸۰۰ روپے فی گھماؤں مبلغ پانچ ہزار چار سو روپے بنتی ہے ایک مکان سکنی اندازاً دو مرلہ پرانا خام قیمت اندازاً مبلغ پانچ سو روپے۔ کل جائداد کی قیمت مبلغ پانچ ہزار نو سو روپے بنتی ہے۔ جس میں سے میں نے مبلغ -/۶۰۰ روپے ادا کرنا ہے۔ قرض منہا کر کے بقیہ میزان پانچ ہزار تین سو روپیہ رہ جاتا ہے جس پر میری وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ساٹھ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا (نوٹ) میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے ہی منظور کی جاوے۔ (شرط اول -/۱۰ روپیہ)

العبد:۔ عطا محمد ولد عبد الغنی سیکرٹری وقف جدید ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد بقلم خود محمد افضل سکنہ ترگڑی تاندلیانوالی تحصیل گوجرانوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد۔ مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۱۸۸۱۵ :۔ میں منظور احمد منیر ولد رلیا قوم ارائیں پیشہ دکانداری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تخت ہزارہ ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶۶ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

(۱) اراضی زرعی تقریباً ۵½ مرلے

(۲) ایک مکان پختہ و خام جو کہ ہنوز زیر منتقلی ہے میرا ۱/۶ حصہ ہے۔

(۳) ایک دکان پختہ و خام ہے اس کا ۱/۳ حصہ دکان بھی ہنوز زیر منتقلی ہے۔ میں اس وقت مقروض ہوں اور جائداد منقولہ جو کہ میری ملکیت ہے بھی اس قرض کے برابر ہے لہٰذا منقولہ جائداد کوئی نہیں۔

(۱) اراضی زرعی ۵½ مرلے کی قیمت مبلغ /۵۵ روپے

(۲) مکان کی قیمت -/۷۰۰۰ روپے
$\frac{7000}{6}$ تقریباً } ۹۰۰۔۰۰ روپے

(۳) دکان کی قیمت $9000 \times \frac{1}{3}$ حصہ ۳۰۰۰۔۰۰

کل میزان ۴۴۵۵۔۰۰

اس کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

اس وقت میری ماہوار آمد -/۳۰ روپے اندازاً ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اول -/۱ از ۳۶)

العبد: منظور احمد ولد رلیا قوم ارائیں۔ ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودہا۔

گواہ شد۔ شیخ عنایت اللہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد ساکن تخت ہزارہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا

گواہ شد۔ عبد الرحیم ساقی امیر جماعت احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودہا۔

مسل نمبر ۱۸۸۱۶ :۔ میں عبد الرؤف ولد شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم مدد گیش قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تاغذی ٹولہ ۳/۱ ڈیونڈ داس روڈ (TAGZI TOLA 3/1 DEWANDASS ROAD) ڈاک خانہ ڈھاکہ ۱ ضلع ڈھاکہ صوبہ مشرقی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۶۷ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں میرے پاس اس وقت مبلغ انیس ہزار ستتر روپیہ اور بیاسی پیسے ۱۹۰۷۷-۸۲ روپے موجود ہیں۔ (نقد یا پرائز بانڈ کی صورت میں) اس کے علاوہ ایک ریڈیو مالیتی -/۲۶۰ روپے ایک عدد گھڑی مالیتی -/۹۵ روپے اور ایک ٹیبل چاپ مالیتی -/۵۵ روپے بھی موجود ہے علاوہ ازیں مبلغ پانچ ہزار روپیہ قرضہ میرے ذمہ ہے اس کو مندرجہ بالا رقم سے منہا کر کے باقی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرا نوفوسٹر ہاؤس کو ٹنز نارتھ بروک ہال روڈ ڈھاکہ میں ۱/۲ آنہ فی روپیہ کے حساب سے حصہ بھی ہے (سرمایہ اور آمد سے تعلق نہیں) سال ختم ہونے پر حساب کے بعد جو رقم بھی میرے حصہ میں آئے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر سال ختم ہونے سے قبل اڈوانس کے طور پر کوئی رقم حاصل کروں تو اس کا ۱/۱۰ ارسال کرتا رہوں گا۔ تاہم ابھی تک خاکسار نے سال ۶۷-۶۶ء (یعنی جولائی ۶۶ء سے جون ۱۹۶۷ء تک کا عرصہ) میں کوئی رقم حاصل نہیں کی۔ اس لئے سال ۶۷-۶۶ء ختم ہونے پر آپ کو صحیح آمد کی اطلاع دیتے وقت ساتھ ساتھ اس کے ۱/۱۰ حصہ بھی ارسال کر دوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان حقدار ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس میں سے سعنہ قبل تحریر کردہ رقم بشرطیکہ اس کا ۱/۱۰ حصہ میں نے ادا کر دیا ہو نکال کر جو بچے اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت واجب ہوگا۔

(شرط اول دس روپے)

العبد۔ عبد الرؤف احمدی

گواہ شد: احمد صادق محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈھاکہ مشرقی پاکستان۔

گواہ شد۔ قاسم علی خان اسسٹنٹ ای۔ پی اے بی ۴ بخشی بازار روڈ۔ ڈھاکہ۔

مسل نمبر ۱۸۸۱۷ :۔ میں محمودہ شاہدہ بی اے بنت عبد الرحمن شاکر صاحب زوجہ منور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ر جون ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد مندرجہ ذیل ہے :۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے

(۲) زیورات :۔

(۱) ہار طلائی دو عدد (۲) کانٹے طلائی ایک جوڑی (۳) ٹاپس طلائی ایک جوڑی (۴) ٹکا طلائی ایک عدد۔ (۵) انگوٹھیاں طلائی ۶ عدد۔ جملہ وزن ۸½ تولے مالیتی -/۱۰۰۰ + حق مہر کل میزان -/۶۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کبھی کوئی آمد ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ سمجھی جائے۔ (شرط اول -/۲۰ روپے)

الامتہ: محمودہ شاہدہ ربوہ

گواہ شد۔ عبد الرحمن شاکر والد موصیہ کارکن دفتر وصیت

گواہ شد:۔ علی محمد بی اے بی ٹی۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۸۱۸ :۔ میں خلیل احمد خان ولد ملک غلام احمد خان قوم ککے زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال لندن انگلستان ضلع انگلستان صوبہ انگلستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ر نومبر ۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت اوسطاً ۵۰ پونڈ سٹرلنگ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(شرط اول -/۱۰ روپے)

العبد۔ خلیل احمد خان معرفت ۶۳ ملبروز روڈ ایس ڈبلیو ۱۸ لنڈن۔

گواہ شد:۔ بشیر احمد رفیق امام

گواہ شد:۔ محمود احمد خان ابن چوہدری رحمت خان۔ سابق امام مسجد لنڈن۔ ۶۳ ملبروز روڈ لنڈن ایس ڈبلیو ۱۸ یوکے

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کی اختتامی تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

خاطر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے اور وہ مقصد ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول۔ پہلی امتوں کو اس مقصد کے حصول کے جو ذرائع دیئے گئے تھے وہ اتنے مکمل نہ تھے جتنے مکمل ذرائع ہمیں دیئے گئے ہیں ایسے مکمل ذرائع کے ہوتے ہوئے اگر ہم چاہیں تو پہلی امتوں کے افراد سے بڑھ کر ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر سکتے ہیں اور اگر نہ چاہیں تو پھر ہم پہلی امتوں سے بڑھ کر غضب الٰہی کے مورد بن سکتے ہیں پہلی امتوں کو اسلام کا صرف ایک حصہ دیا گیا تھا لہٰذا ان کے لئے معرفت الٰہی میں کمال کے درجہ تک پہنچنا ممکن نہ تھا لیکن جس کو سب کچھ دے دیا جائے اس کے لئے کمال کا حصول ممکن ہو جاتا ہے اسلام نے ہمارے لئے معرفت الٰہی کے حصول کے ذرائع پورے کے پورے بیان کر دیئے ہیں ان ذرائع کو اختیار کر کے ہم معرفت میں کمال کے اس مقام تک پہنچ سکتے ہیں جس تک پہنچنا پہلی امتوں کے لئے ممکن نہ تھا۔

باوجود اس کے کہ پہلی امتوں کو بہت تھوڑا حصہ اسلام کا دیا گیا تھا۔ ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ ان میں خدا کو پانے کی تڑپ موجود تھی۔ یہ دوسری بات ہے کہ اپنی اس تڑپ میں وہ غلط راہ پر پڑ گئیں مثلاً ہندو سادھوؤں میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ ہم خدا کی یاد میں محو ہونے کے لئے اپنے اعضاء کو ایک خاص حالت میں رکھیں اور انہیں حرکت نہ دیں بعض نے اپنا ایک بازو سیدھا کھڑا رکھا اور اس حد تک سیدھا اٹھائے رکھا کہ وہ سوکھ گیا۔ اس طرح سینکڑوں ہزاروں سادھوؤں کے بازو ناکارہ ہو گئے اور پھر بھی انہیں خدا نہ ملا۔ یا مثلاً عیسائیوں نے رہبانیت کا طریق اختیار کیا اور اپنے آپ کو دنیا سے بالکل منقطع کر کے زندگی سے راہِ فرار اختیار کرنے کو ترجیح دی۔ اس قسم کے خلاف فطرت طریق اختیار کرنے کا جو نقصان ہو سکتا تھا وہ انہوں نے اٹھایا اور پھر بھی اصل فائدہ خدا کو پانے کا انہیں حاصل نہ ہوا۔ اور اس لئے حاصل نہ ہوا کہ خدا کو پانے اور اس کی معرفت حاصل کرنے کے جو ذرائع انہوں نے اختیار کئے وہ غلط تھے بایں ہمہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان میں خدا کو پانے کی تڑپ نہ تھی۔ تڑپ تو تھی لیکن انہوں نے اس تڑپ کی تسکین کے لئے جو راہیں اختیار کیں وہ درست نہ تھیں برخلاف اس کے اسلام نے ہمیں خدا کو پانے کی سیدھی اور حقیقی راہ دکھائی ہے۔ اس نے ہمیں بتایا ہے کہ نجات معرفت کے بغیر ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے سے پہلے اس کی معرفت کا حصول ضروری ہے۔ معرفت کے معنی پہچان کے ہیں۔ جب تک کسی چیز کی پہچان نہ ہو صحیح نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ مثال کے طور پر دودھ میں زہر ہو اور کسی کو اس کا پتہ نہ ہو کر دودھ زہریلا ہے تو وہ اس زہر سے بچ نہیں سکتا۔ علم اور معرفت نہ ہونے کی وجہ سے وہ دودھ پی لے گا اور ہلاک ہو جائے گا۔ لیکن اگر یہ پتہ لگ جائے کہ دودھ میں زہر ہے تو سوائے پاگل کے کوئی بھی اسے پینے پر آمادہ نہ ہو گا۔ اسی طرح آگ جلاتی ہے۔ کوئی شخص بھی یہ جانتے ہوئے کہ آگ جلاتی ہے اپنے آپ کو آگ میں نہیں ڈالتا۔ اب اگر ایک انسان کو یہ معرفت حاصل ہو کہ آگ میں جتنی گرمی ہے اس سے کروڑوں اور اربوں گنا زیادہ گرمی خدا تعالیٰ کے غضب میں ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے غضب سے بچے گا۔ وہ ایسے طریقوں کو اختیار کرے گا جن سے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل کا مورد بنے۔ یہی نہیں بلکہ وہ ان وقتوں کی تلاش میں رہے گا جب اس کی رحمت جوش میں ہوتی ہے پس اس بات پر بہت زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے رب کو اس کی ذات اور صفات کو پہچانیں۔ اور ان کی معرفت حاصل کریں۔ اس کے بغیر بدیوں سے بچنا ممکن نہیں۔ اس کے بغیر اعمال صالحہ بجا لانا ممکن نہیں۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل کا مورد بننا ممکن نہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بغیر نجات کا حصول ممکن نہیں۔

اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات ایسی ہیں جو اس کا خوف دل میں پیدا کرتی ہیں بہت سی صفات ایسی ہیں جو اس کی محبت پیدا کرتی ہیں اسلام کی بنیادی غرض یہ ہے کہ ایک مسلمان کہلانے والا اپنے رب کی معرفت حاصل کرے۔ یعنی پورے دلائل کے ساتھ یہ احساس رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ رحمٰن ہے رحیم ہے ہر خوبی اس میں پائی جاتی ہے جب وہ یہ معرفت حاصل کر لیتا ہے تو وہ اپنے رب کی قدر کرنے لگ جاتا ہے اور بے انتہا محبت اپنے رب کی اس کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ ساتھ ہی ہر وقت اسے یہ دھڑکہ لگا رہتا ہے کہ اگر میں نے اسے ناراض کر دیا تو اس کے غضب میں ایسی گرمی ہے کہ کوئی آگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت کے نتیجہ میں انسان اس کی راہ میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور اس کا محبوب بن جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا نجات کا ذریعہ اور تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کے لئے ہی اس قسم کی کلاسیں جاری کی جاتی ہیں۔ اور کوشش کی جاتی ہے کہ احباب اس نکتہ کو سمجھنے لگیں کہ رب اللہ ہی ہے۔ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ کریں اور وہ نتیجے نہ نکلیں جو صحیح معرفت کے نکلتے ہیں اس وقت تک ہم اللہ کا پیار حاصل نہیں کر سکتے اور اپنے آپ کو شیطانی حملوں سے محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ آپ لوگ جو تکلیف اٹھا کر دور دور سے یہاں آئے ہیں اس سے غرض یہی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں۔ پس یہاں اپنے وقتوں کو ضائع نہ کریں حصول معرفت کے اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آپ صبغۃ اللہ کو سمجھنے اور اس کی معرفت سے بہرہ ور ہونے کی کوشش کریں اور پھر اس کا رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کریں۔ اور یاد رکھیں کہ ہر بدعملی ہر بدعت اور ہر بدرسم اس رنگ کے راستہ میں روک ہے۔ اس قسم کی مشرکانہ رسوم و بدعات اور خیالات سے آپ اسی صورت میں بچ سکتے ہیں کہ آپ اپنے رب کو پہچاننے لگیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت بنیادی چیز ہے اس کے بغیر ہم روحانی طور پر زندہ نہیں رہ سکتے اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے کہ ہم اس کے حقیقی بندے بن جائیں، وہ بندے جو اس کی ذات اور صفات کی معرفت رکھتے ہوں۔ اس سے بے انتہا پیار کرنے والے ہوں۔ اور ہر وقت لرزاں و ترساں زندگی کے دن گزارنے والے ہوں، اس خیال سے کہ کہیں ایسی محبت کرنے والی ہستی کا غضب ہم پر نازل نہ ہو۔

اس پر معارف خطاب کے بعد حضور نے [illegible] کلاس کے طلبا کو قرآنی علوم سیکھنے کے ساتھ ساتھ اپنا وقت ذکرِ الٰہی، تلاوت قرآن مجید اور دعاؤں میں بسر کرنے کی نصیحت فرمائی۔

آخر میں حضور نے پھر اجتماعی دعا کرائی۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور ایدہ اللہ کے تشریف لے جانے کے بعد کلاس میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

کلاس اس ماہ کے آخر تک جاری رہے گی۔

—٭—

مبلغِ اسلام مکرم قریشی مقبول احمد صاحب کا عزمِ امریکہ

مکرم قریشی مقبول احمد صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی اغرض سے امریکہ جانے کے لئے مورخہ ۵ جولائی بروز بدھ بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب بروقت ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں سے رخصت کریں!

(وکالت تبشیر)

چوکیدار کی فوری ضرورت

ہسپتال میں ایک چوکیدار کی آسامی کے لئے مستعد اور ہوشیار نوجوان کی ضرورت ہے۔ رہائش اور خوراک کا انتظام ہسپتال کی طرف سے مفت ہو گا۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔ خواہش مند احباب اپنی درخواستیں ۶۷-۶-۲۶ تک دفتر ہسپتال میں پہنچا دیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)